

غزل

از جناب نہال سیوہاروی

وسعت کدوہ کوں دمکان جھوم رہا ہے
 سرکارِ مغان سے ہو بٹی وہ نئے سر جوش
 یہ مست گھٹائیں یہ ہوئیں یہ فضائیں
 وہ زہد کہ تھا سید سکندر سے بھی محکم
 وہ زہد کہ نسبت تھی جسے کوہ گراں سے
 مستی کا تصرف ہے ہر اک پیرو جاں پر
 پڑکیت وہ منظر ہے جہان گزراں کا
 اک نشہ کا عالم ہو عیاں شرق و مغرب
 باہر ہیں حدِ فہم سے زندوں کے مقامات
 مینخانے میں اس رنگ سے ساتی ہے خراں
 یہ کس کی تجلی ہے حریمِ دل و جاں پر
 وہ نغمہ گرِ عصرِ رواں ہے مری ہستی
 اللہ کے تاثیر بیان سے مستی
 کھل کر ترا افسانہ سنادوں تو ہو کیا رنگ

میں جھوم رہا ہوں تو جہاں جھوم رہا ہے
 ہر بندہ سرکارِ مغان جھوم رہا ہے
 اک رند نہیں شیخِ زماں جھوم رہا ہے
 پیہم صفتِ موجِ رواں جھوم رہا ہے
 ہو کر گروِ حسنِ بتاں جھوم رہا ہے
 دیکھا جسے وہ پیرو جاں جھوم رہا ہے
 خود آج جہان گزراں جھوم رہا ہے
 آفاق کراں تا بہ کراں جھوم رہا ہے
 کیا تجھ سے کہوں کون کہاں جھوم رہا ہے
 گلشن میں کوئی سرورِ رواں جھوم رہا ہے
 بے طرح حریمِ دل و جاں جھوم رہا ہے
 ہیں خود ہی نہیں عصرِ رواں جھوم رہا ہے
 ہر ناقہ اندازِ بیاں جھوم رہا ہے
 عالم باشارتِ نہاں جھوم رہا ہے

ہے کون سے عالم میں نہال آج نہ پوچھو

وہ سرخوش الطافِ مغان جھوم رہا ہے